page 1
07/07/2021

M.A. Islamic studies Sem I paper 104
Topic: Shah Waliullah ki Kalami Khusisiyat
By. Dr. Mumtaz Alam Razvi

## شاہ ولی اللہ کی کلامی خصوصیات

علم کلام پر اور اسرار شریعت پر شاہ صاحب سے پہلے بہت سے لوگوں
نے کام کیا ہے مگر جو کام ان سے پہلے کسی نے نہ کیا تھا وہ یہ ہے کہ
انہوں نے اسلام کے پورے نظام (عقائد، فقہ، شریعت اور اخلاق) کو
ایک مرتب صورت میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور یہ وہ کام ہے
جس میں وہ اپنے تمام پیش روؤں سے بازی لے گئے ہیں
اگرچہ ابتدائی تین چار صدیوں میں بکثرت اہل علم گزرے ہیں جن
کے کلام کو دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے ذہن میں اسلام
کے نظام حیات کا مکمل تصور رکھتے تھے اور اسی طرح آخری
صدیوں میں بھی ایسے محققین ملتے ہیں جن کے متعلق یہ گمان
نہیں کیا جا سکتا کہ وہ اس تصور سے خالی تھے لیکن ان میں سے
کسی نے بھی جامعیت اور منطقی ترتیب کے ساتھ پورے اسلامی
نظام کو بحیثیت نظام کے مرتب کرنے کی طرف توجہ نہیں کی۔ یہ
شرف شاہ ولی اللہ ہی کے لئے مقدر ہو چکا تھا کہ اس نظام کو
پیش کریں۔ ان کی تصانیف میں "حجۃ اللہ البالغۃ"
اور "البدور البازغۃ" دونوں کا موضوع یہی ہے۔

پہلی کتاب زیادہ مفصل ہے اور دوسری کتاب زیادہ فلسفیانہ
ان کتابوں میں الہیات یعنی مابعد الطبیعی مسائل سے ابتدا کی
اور تاریخ میں پہلی مرتبہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص
فلسفہ اسلام کو مدون کرنے کی بنیاد ڈال رہا ہے جس سے پہلے
مسلمان فلسفی بھی جو کچھ لکھتے تھے وہ یونان کے
لوگوں نے جو فلسفہ "مسلمان" ... اس کو
[illegible]

07/07/2021

حالانکہ وہ فلسفہ اسلام یعنی فلسفہ مسلمین ہے جس کا شکوہ
یونان، روم اور ایران و ہندوستان سے مختلف ہے۔ فی الواقع قوم
اس نام کی کوئی مستحق قرار دئے جانے کے لائق ہے اس کی داغ بیل سب
پہلے اسی دہلوی شاہ صاحب نے ڈالی ہے اگرچہ اصطلاحات
وہی قدیم فلسفہ و کلام یا فلسفیانہ تصوف کی زبان سے لی ہیں
اور غیر شعوری طور پر بہت سے تخیلات بھی وہی ہیں جنکو
اول اول نئی راہ نکالنے والے کے لئے طبعاً ناگزیر ہے
مگر پھر بھی تحقیق کا ایک نیا دروازہ کھولنے کی یہ ایک
زبردست کوشش ہے خصوصاً ایسے شدید انحطاط کے
دور میں اتنی طاقتور عقلیت کے آدمی کا ظاہر ہونا
بالکل حیرت انگیز ہے۔

اس فلسفہ میں شاہ صاحب
کائنات اور کائنات کے بیچ انسان کا ایک ایسا تصور
قائم کرنے کی سعی کرتے ہیں جو اسلام کے نظام اخلاق و
تمدن کے ساتھ ہم آہنگ و متحد المزاج ہو سکتا ہو
یا دوسرے الفاظ میں اس کو اگر شجرہ اسلام کی جڑ
قرار دیا جائے تو حرج نہیں اور اس درخت میں جو شاخیں
سے پھوٹتا، عقلاً کوئی فطری منافات محسوس نہ
کی جا سکتی ہو۔

نظام اخلاق پر وہ ایک اجتماعی فلسفہ
کی عمارت اٹھاتے ہیں جس کے لئے انہوں نے ارتفاقات کا
عنوان تجویز کیا ہے شاہ صاحب کے بارے میں یہ کہنا
کہ انہوں نے ویدانتی فلسفہ مستعار لیا ہے غلط ہے انہوں نے
نئی راہ نکالی ہے۔